مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۵ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی عام طبیعت تو اچھی ہے۔ لیکن نزلہ کی کسی قدر شکایت ہوگئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۲۵ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت مسجد مبارک مسجد اقصےٰ اور مہمانخانہ میں حافظ کرم الٰہی صاحب۔ حافظ فتح محمد صاحب اور حافظ محمد رمضان صاحب کو علی الترتیب درس و تدریس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

محترمہ جانو صاحبہ زوجہ خیراتی صاحب مرحوم ساکن ننگل باغباناں وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئی ہیں۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۴ | ۲۶ ماہ وفا ۱۳۲۵ھش | ۲۶ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۷۴

عالم اسلام کی بیچارگی اور اس کا علاج

بعض لوگ دنیا میں ایسے بھی ہیں جو مشکل سے مشکل مسئلہ کا حل نہایت آسانی سے پیش کر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک چند خوشنما الفاظ کچھ چست بندشیں اور بزرگانہ و واعظانہ انداز میں متعلقہ قوم یا افراد کو کچھ نصائح کر دینے سے ہی سب کام ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ تمام عمر خود بھی ایسے ہی لفظی گورکھ دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اسی میں الجھائے رکھنا چاہتے ہیں۔ حقائق و واقعات کی دنیا ان سے کوسوں دور رہتی ہے۔ اور وہ خود بھی اس سے دور ہی رہنا چاہتے ہیں۔ امت مرحومہ کے ایک ایسے ہی مشفق ناصح "عالم اسلام کی بے چارگی، اس کے اسباب اور اس کا علاج" کے عنوان سے اپنے اخبار میں ایک لمبا سلسلہ مضامین شائع کر چکے ہیں۔ جہاں تک مسلمانوں کی بیچارگی اور زبوں حالی کا تعلق ہے۔ اس پر اظہار خیال کوئی نئی بات نہیں۔ ہم بڑے اشتیاق کے ساتھ "اس کا علاج" شائع ہونے کے منتظر تھے۔ جو آخر شائع ہو گیا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ

"اگر پیروان اسلام چاہتے ہیں کہ وہ بے چارگی و بے بسی کی منحوس قابل رحم اور شرمناک زندگی سے عہدہ برآ ہوں۔ تو ان کے لئے ایک ہی چارہ کار ہے۔ کہ وہ خدا ہی کے دین کو قائم کرنے کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں۔ اسی ایک کام کی تکمیل میں لگ جانے سے ان کے تمام دوسرے جزوی کام بھی سنور جائینگے۔ لیکن اگر انہوں نے دوسرے جزوی کاموں ہی میں اپنی زندگیوں کی امانت کو صرف کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ تو قانون الٰہی کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ ان کا کوئی کام بھی درست نہ ہوگا۔"

جہاں تک مضمون نگاری اور تخیل کا تعلق ہے معاملہ بالکل ختم ہے۔ ہمارے معاصر نے گویا یہ انکشاف کر کے تمام عالم اسلام کی "بے چارگی" کے خاتمہ کا سامان مہیا کر دیا۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا ہمارے بھائی نے اس پر بھی کبھی غور کیا۔ کہ عالم اسلام کی بے چارگی کا اصل باعث مسلمانوں کا اس امر سے ناواقف ہونا نہیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے دین کو قائم کرنے کو اپنی زندگیوں کا نصب العین بنانے سے ہی اپنی شرمناک زندگی سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اس امر سے ناواقف ہونا ہے۔ کہ خدا کے دین کو قائم کرنے کو وہ اپنی زندگیوں کا نصب العین بنائیں تو کیونکر بنائیں۔ اور انکی زندگیوں میں یہ پاک تبدیلی پیدا ہو۔ تو کیسے ہو۔ اصل طلب چیز ہمارے فاضل دوست کو روشنی ڈالنی چاہئے تھی۔ یہ تھا۔ ورنہ یہ کون نہیں جانتا۔ کہ دین کو قائم کرنے کو اپنی زندگیوں کا نصب العین بنانے سے ہی مسلمان کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ مونہہ سے کچھ کہدینا تو کوئی مشکل نہیں۔ اور یہ نہیں اس سے سینکڑوں ہزاروں گنا زیادہ صحیح اور مفید لاکھوں باتیں کہدینے سے بھی صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور عالم اسلام کی بے چارگی اور نحوست کے ازالہ کی کوئی ادنےٰ سے ادنےٰ امید بھی نہیں بندھ سکتی۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ افراد قوم کے قلوب میں ایسی پاکیزہ تبدیلی اللہ۔ اللہ کے رسول اور اسکے دین کے ساتھ ایسی بے پناہ محبت اور ایسا عشق پیدا کر دیا جائے۔ کہ انسان اسے اپنی زندگی میں ہر چیز پر برضا و رغبت مقدم کرنے کا پابند ہو جائے۔ اور پھر یہ بھی کافی نہیں جب تک کہ ایک ایسا ماحول اور ایسا نظام قائم نہ ہو جائے۔ جس میں رہنے سے ان جذبات میں روز بروز زیادہ پختگی اور مضبوطی پیدا ہوتی جائے۔ اور جس کی روح پرور ہوائیں انسان کو اندیشۂ سود و زیاں کے سفلی خیالات سے اٹھا کر روحانیت کی بلند و بالا فضاؤں میں پرواز کے قابل بنادیں۔

اگر کوئی سمجھنا چاہے تو بات بالکل آسان ہے۔ چند بچوں کی طبائع میں تعلیم کیطرف رغبت اور میلان پیدا نہیں کیا جا سکتا جب تک اسکے لئے ایک ادارہ قائم نہ ہو مختلف سامان فراہم نہ ہوں۔ مختلف قابلیتیں اور استعدادیں رکھنے والے استاد مہیا نہ کئے جائیں اور پھر اس تمام انتظام کو ایک منتظم اعلےٰ کے سپرد کر کے اسے اسکے لئے ہی وقف نہ کر دیا جائے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک اتنی بڑی قوم کی قوم جو صدیوں سے اپنی زندگی کے نصب العین سے دور جا پڑی ہوئی ہے۔ اور بے دینی جس کی طبیعت کا جزو بن چکی ہے وہ چند درد مندوں کے مونہہ سے ایسی باتیں نکلنے کے ساتھ ہی خدا کے دین کو قائم کرنا اپنی زندگی کا نصب العین بنالے گی۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ بہت بڑا کام ہے۔ بہت ہی بڑا کام ہے۔ اتنا بڑا کہ آجتک دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا آدمی اسے سرانجام نہیں دے سکا۔ سوائے اسکے جسے اللہ تعالےٰ نے اس منصب کے لئے منتخب کیا۔ اور اسکے اندر غیر معمولی قوت قدسیہ اور ایسا جذب پیدا کر دیا۔ کہ لوگ پروانہ وار اسکی طرف کھنچے چلے آئیں۔ اور جو بھی اس تک پہنچ جائے وہ اپنی فطری استعداد کے مطابق اسی رنگ میں رنگین ہوتا چلا جائے۔

تاریخ عالم ہمیں بتاتی ہے کہ یہ کام جب بھی ہوا اسی طرح ہوا۔ اور اب بھی ہوگا تو اسی طرح۔ اور واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے گنہگار بندوں کی حالت پر رحم کر کے اسکے سامان بھی مہیا کر دیے ہیں۔ اسنے اپنے ایک مامور و مرسل کو مبعوث فرما کر عالم اسلام کی بے چارگی کو دور کرنے کا انتظام فرما دیا اور

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا ذکر دنیائے سائنس کے مشہور ترین رسالہ میں

ذیل میں دنیائے سائنس کے مشہور ترین ہفتہ وار رسالہ "نیچر" (Nature) جو لنڈن سے نکلتا ہے کے اس نوٹ کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ جو اس میں فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے بارے میں ۶-۷-۴۶ کو چھپا ہے۔ اس سے پہلے ہماری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے بارے میں رسالہ "Current Science" میں بھی جو بنگلور سے نکلتا ہے۔ اور ہندوستان کے سائنٹیفک رسالوں میں سب سے کثیر الاشاعت ہے۔ ایک عمدہ نوٹ چھپ چکا ہے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے دنیائے سائنس کا معتد بہ حصہ اس انسٹیٹیوٹ سے واقف ہو چکا ہے۔ رسالہ "نیچر" لکھتا ہے کہ

"مشرق و مغرب دونوں جگہ ازمنہ گذشتہ سے ہی علم کی ترقی مذہبی جماعتوں کی مرہون منت رہی ہے۔ مستقبل میں ہندوستان میں سائنس کو جو اہمیت حاصل ہوگی۔ اس کے احساس کی نمایاں علامت اس فیصلہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو امام جماعت احمدیہ (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) نے اپنی جماعت کے چندوں میں سے ایک کثیر رقم سائنس کے تحقیقاتی ادارہ کے قیام کے لئے منظور فرما کر کیا ہے۔ یہ جماعت پہلے ہی بہت سے تعلیمی اداروں کو چلا رہی ہے۔ جن میں تعلیم الاسلام کالج بھی شامل ہے۔ مگر اب (حضرت) امام جماعت احمدیہ کا خیال ہے۔ کہ وہ وقت آ گیا ہے۔ جبکہ ان اداروں کو بام عروج تک پہنچایا جائے۔ یہ نیا تحقیقاتی ادارہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان۔ اس وقت جنم لے رہا ہے۔ جبکہ ہندوستان میں تحریک احیائے سائنس زوروں پر ہے۔ اور پرائیویٹ اداروں نے بھی اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا حصہ ادا کرنا ہے۔

اس تحقیقاتی ادارے کا افتتاح ۱۹ اپریل کو سر شانتی سروپ بھٹناگر نے کیا۔ اس کے ڈائرکٹر ڈاکٹر عبد الاحد صاحب نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اس کے مقاصد کا خاکہ کھینچا۔ اس ادارے کا منتہائے نظر محض صنعتی تحقیق ہی نہیں۔ کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس ہے۔ کہ اگر اسے کامیابی سے ہمکنار ہونا ہے۔ تو اس کی بنیاد اصولی علمی تحقیق پر ہونی چاہیئے۔ چونکہ یہ ادارہ ایسے علاقہ میں قائم کیا گیا ہے۔ جو زرعی ہے۔ اس لئے یہ قدرتی امر ہے۔ کہ اس ادارے کا تحقیقاتی پروگرام بھی نباتاتی حیاتیات کے بنیادی اصولوں کی تحقیقات پر مبنی ہو۔ کیونکہ صنعتی تحقیق زرعی پیداوار مثلاً نباتاتی تیلوں وغیرہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

اس کام کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے ادارے کے ساتھ ایک تجرباتی فارم بھی ملحق ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ایڈریس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ادارے کی لیبارٹریز جلد ہی بہترین آلات سائنس سے مزین ہو جائینگی۔ مگر اس سے زیادہ ضروری امر قابل عملے کا موجود ہونا ہے۔ تا کہ ان بہترین آلات سائنس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔

قریباً چھ سال ہندوستان کے سائنسدانوں کا تعلق بیرونی دنیا سے منقطع رہا ہے۔ اور گو اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان میں اعلیٰ قابلیت موجود ہے۔ پھر بھی ان کو اعلیٰ معیار تک پہنچنے میں کافی وقت درکار ہوگا۔ ہندوستان کے طول و عرض میں نئے تحقیقاتی ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ اور کئے جا رہے ہیں۔ مگر ان کی کامیابی اس راز میں مضمر ہے۔ کہ ہر ایک کے پاس غیر معمولی صلاحیتوں اور قابلیتوں کا مالک سٹاف ہو۔ ہندوستان میں ابھی ایسے آدمیوں کی بہت کمی ہے۔ اور دوسرے ملکوں میں بھی چونکہ اعلیٰ قابلیتوں کے سائنسدانوں کی قلت ہے۔ اس لئے ہندوستان کے لئے ان کی خدمات حاصل کر لینا مشکل ہے۔ بایں وجہ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ ادارہ علمی اور صنعتی تحقیق میں موجودہ سائنس پر کتنے عرصہ تک اثر انداز ہو سکے گا۔

اس مختصر سے خطبہ میں جو سر شانتی سروپ بھٹناگر نے اس ادارے کا افتتاح کرتے ہوئے پڑھا۔ یہ صحیح بیان فرمایا۔ کہ موجودہ زمانہ میں سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں رہا۔ آپ نے اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ سائنس کی صنعتی ترقی بھی اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ ساتھ ساتھ بنیادی علمی تحقیق بھی ہو۔

ہم اس ادارے کے قیام کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ یہ ادارہ شمالی ہندوستان میں سائنس کی ترقی پر گہرا اثر ڈالیگا۔ (منیر احمد وینس)

مبلغین انڈونیشیا بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں

مکرم عبد الرزاق صاحب و عبد الرحمٰن صاحب احمدی از بٹاویہ جاوا سے لکھتے ہیں۔ کہ سید شاہ محمد صاحب مجاہد اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بمعہ اہل و عیال بخیریت ہیں برادرم ملک عزیز احمد صاحب کی خدمت میں بہت سے خطوط لکھے۔ مگر ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ بٹاویہ پہنچکر ان کے سسر مکرمی محی الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹاویہ سے ان کی خیریت کی خبر مل گئی ہے۔ وہ تاسک ملایا میں بمعہ اہل و عیال خیریت سے ہیں۔ مولوی عبد الواحد صاحب بھی شہر گاروت میں بخیریت ہیں۔ بٹاویہ میں مولوی رحمت علی صاحب اللہ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ ان کی کمر میں قدرے درد رہتا ہے۔

پیارے آقا ——— مصلح موعود

اے کہ تیرے دم سے روشن ہی جبین کائنات
اے کہ تو ہے باعث تسکین دل ۔ جان حیات

اے امیر المؤمنین! فضل عمر!! والا گہر!!!
آج تیرے نام سے وابستہ ہے قوموں کی نجات

اے براہیمی صفت آقا مرے پھر دیکھ ہیں
لا الٰہ کی ضرب کے ہیں منتظر لات و منات

اے مسیح پاک کے فرزند اے فخر رسل
تشنہ کاموں کو عطا کر آج پھر آب حیات

تو ہی ہے لاریب مصداق حدیث مصطفےٰ
ہاں تو ہی ہے مصلح موعود فخر کائنات

لاکھ طوفاں آئے اٹھیں آندھیاں طلالی
ڈگمگایا پر نہ اے آقا تیرا پائے ثبات

پھر فضا میں نعرۂ تکبیر کا ہو غلغلہ
گونج اٹھیں اک خدا کے نام سے پھر شش جہات

پھر علم اسلام کا لہرائے ہر سو اے خدا
رفع کر دے احمدیت کی ہیں جتنی مشکلات

اے خدائے مصطفےٰ اے حامی دین متیں
بسمل ناچیز پر بھی ہو نگاہ التفات

از جناب احمد بسمل

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) اہلیہ شیخ نور حسین صاحب عوارضہ کاربنکل بیمار ہیں۔ (۲) شیخ جلال الدین صاحب ایگز یکٹو آفیسر لاہور کی اہلیہ صاحبہ بہت دیر سے بیمار ہیں۔ (۳) صالحہ بیگم صاحبہ بنت میر رفیق علی صاحب میمن سنگھ بنگال نے امسال کلکتہ یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو اور کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے۔ (۴) چراغ الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع لک سرگودھا کے برخلاف محکمہ ڈاکخانہ کی طرف سے ایک کیس چل رہا ہے۔ اس میں باعزت کامیابی کے لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۵) محمد صدیق صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۶) چودھری محمد اشرف صاحب ونیس واقف زندگی طویل علالت کے باعث تعلیم اور خدمت دین کی سعادت حاصل کرنے سے محروم ہو رہے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے احباب ان کے لئے دعا کریں۔

ولادت (۱) خان محمد خاں صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ایگریکلچر ڈیرہ اسماعیل کے ہاں دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ (۲) عبد الجلیل صاحب عشرت بٹالہ کے ہاں ۲۲ جولائی کو دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ مولود کا نام محمد مظفر احمد تجویز کیا گیا۔ (۳) محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبارک احمد تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے نعم البدل:۔ احمد حسین صاحب ہیڈ کاتب الفضل کی [illegible] لڑکی لیلیٰ عارضہ نمونیہ بیمار رہ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرماویں۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام الصّبور بھی ہے

از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

عرصہ سے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے بوجہ بیماری کوئی مضمون نہیں لکھا۔ میں نے مسودات میں سے تلاش کر کے حضرت میر صاحب محترم کے کچھ پرانے مضامین نکالے ہیں۔ جو اب تک کہیں شائع نہیں ہوئے۔ یہ مضامین نہایت لطیف دلچسپ اور مفید ہیں۔ اور میں انشاء اللہ ان سب کو آہستہ آہستہ ناظرین الفضل کی خدمت میں پیش کرونگا۔ آج پہلی قسط حاضر ہے۔ خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل پانی پتی

ایک دن میں ایک دوست سے کہہ رہا تھا۔ کہ " انسان کی فطرت ایسی ہے کہ اگر کوئی سائل یا حاجتمند بار بار اس کے پاس آتا رہے۔ تو وہ بیزار ہو جاتا ہے حتیٰ کہ تنگ ہو کر یہاں تک کہہ دیتا ہے۔ کہ بھائی تو نے تو میرا ناک میں دم کر دیا اٹھتے اور مانگتے چلے آئے"۔ ایسے فقرے تو وہ چند ہی روز کے بعد کہنے لگتا ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ وہ سائل اور کچھ دن برابر آتا رہے۔ اور اس کی بات کی پروا نہ کرے۔ تو پھر بعض اوقات سخت کلامی اور لڑنے تک کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ اور یہ تو ممکن ہی نہیں کہ ساری عمر کوئی سائل کسی کے پیچھے پڑا رہے۔ اور وہ تحمل سے اس کی بات سنتا رہے۔ اور آنکھ میلی نہ کرے۔ خواہ وہ امیر ہو یا بادشاہ اور خواہ سوال چھوٹا ہو یا بڑا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی یہ ایک عجیب صفت ہے۔ کہ ساری عمر دن رات اس سے مانگے جاؤ۔ مگر وہ مانگنے سے ناراض نہیں ہوتا۔ ایک فقیر نہیں لاکھوں کروڑوں فقیر دن رات کے ہر وقت اور ہر لحظہ میں اس کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ مگر اس کی آنکھ پر میل نہیں آتا۔ نہ وہ اکتاتا ہے نہ تنگ ہوتا ہے نہ بیزار۔ غرض یہ خدا تعالیٰ کی ایک عجیب صفت ہے۔ اور مجھے اب تک اس صفت کا نام اسمائے الٰہی میں معلوم نہیں ہوا۔ یکدم میرے مونہہ سے یہ فقرہ نکلا۔ اور ادھر معاً دل میں یہ پڑا۔ کہ " ہمارا وہ نام جس کا تو ذکر کر رہا ہے الصّبور ہے" یعنی سائلوں سے تنگ نہ آنے والا اور نہ ان سے اکتانے والا۔ بلکہ ہر پیچھے پڑنے والے کی بار بار کی پکار کو سہنے والا عالی حوصلہ خداوند۔ کوئی دوسرا ہو تو اتنے اور بار بار کے مانگنے اور پیچھے پڑنے والوں سے تنگ ہو کر ان کو دھکے دے کر اپنے دروازہ سے باہر نکال دے۔ مگر یہ اسی کا حوصلہ اور صبر ہے کہ نہ آزردہ ہوتا ہے۔ نہ برا کہتا ہے نہ جھڑکتا ہے۔ نہ ان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچاتا ہے۔ اور سوال کرنے میں بندہ جو بے احتیاطیاں اور زیادتیاں کرتا ہے۔ اسے برداشت کرتا چلا جاتا ہے اور ان پر صبر کرتا ہے۔ بلکہ جتنا کوئی مانگے اتنا ہی اس سے خوش ہوتا ہے۔

پس یہ بھی صبور کے ایک معنے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو یہ نمونہ صبر اور عالی حوصلگی کا دکھا سکے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

بنام

حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب مرحوم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیرہ بیش قیمت مکتوبات کی نقل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے عنائت فرمائی ہے۔ ان خطوط میں سے ایک خواجہ کمال الدین صاحب کے نام کا ہے۔ اور باقی حضرت مولوی غلام حسن صاحب مرحوم کے نام۔ ان میں سے فی الحال ایک شائع کیا جاتا ہے۔ باقی انشاء اللہ پھر شائع کئے جائیں گے۔

خاکسار:۔ ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی مکرمی اخویم مولوی غلام حسین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اس سے پہلے اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے برخوردار محمود احمد کے رشتہ ناطہ کے لئے عام دوستوں میں تحریک کی تھی۔ اور آپ کے خط کے پہونچنے سے پہلے ایک دوست نے اپنی لڑکی کے لئے لکھا۔ اور محمود نے اس تعلق کو قبول کر لیا۔ بعد اس کے آج تک میرے دل میں تھا کہ بشیر احمد اپنے درمیانی لڑکے کے لئے تحریک کروں۔ جس کی عمر دس برس کی ہے۔ اور صحت اور متانت مزاج اور ہر ایک بات میں اس کے آثار اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اور آپ کی تحریر کے موافق عمریں بھی باہم ملتی ہیں۔ اس لئے یہ خط آپکو لکھتا ہوں۔ اور میں قریب ایام میں اس بارہ میں استخارہ بھی کرونگا۔ اور بصورت رضامندی یہ ضروری ہوگا۔ کہ ہمارے خاندان کے طریق کے موافق آپ لڑکی کو ضروریات علم دین سے مطلع فرما دیں۔ اور اس قدر علم ہو کہ قرآن شریف باترجمہ پڑھ لے۔ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج کے مسائل سے باخبر ہو۔ اور نیز باسانی خط لکھ سکے اور پڑھ سکے۔ اور لڑکی کے نام سے مطلع فرما دیں۔ اور اس خط کے جواب سے اطلاع بخشیں۔ زیادہ خیریت ہے والسلام خاکسار مرزا غلام احمد

چونکہ دونوں کی عمر چھوٹی ہے۔ اس لئے تین برس تک شادی میں توقف ہوگا۔

(اس خط پر تاریخ کسی اور کے قلم سے ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء درج ہے)

سالانہ اجتماع

اور

نمائندگان کا تقرر

ہمارا آٹھواں سالانہ اجتماع ابد تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریب تر آرہا ہے گو تمام خدام جو ہندوستان کے دور دراز حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں شامل نہیں ہوسکتے۔ لیکن مجالس کی نمائندگی بھی ضروری ہے۔ اس طرح سب مجالس کو شامل کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کہ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھیجے۔ مثلاً اگر کسی مجلس میں اراکین کی تعداد چھیاسٹھ ہے۔ تو اس مجلس سے چار نمائندے آنے ضروری ہیں۔ ساٹھ پر تین اور اگلی بیس کی کسر پر ایک علیٰ ہذا القیاس

نمائندوں کا انتخاب مجلس عاملہ مقامی کے اجلاس میں ہوگا۔ نمائندے نامزد نہ ہونگے بلکہ منتخب ہونگے۔

پس مجالس اس طرف توجہ دیں اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں خدام میں بیداری پیدا کریں۔

ہر مجلس سے اس کی تعداد کے مطابق نمائندوں کا آنا ضروری ہے۔ نمائندوں کے علاوہ اگر دوسرے خدام شامل ہونا چاہیں (اور انہیں کوشش کرکے اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے) تو ان کے لئے کوئی روک نہیں ہے مگر لازمی بھی نہیں۔

حضور فرماتے ہیں " خادم وہی ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے"۔ خدام الاحمدیہ کے جملہ اراکین کے دل میں یہ خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی پاک اور فیض رساں صحبت میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں۔ بار بار قادیان آئیں۔ قادیان آنے کے بہترین مواقع میں سے ایک موقعہ سالانہ اجتماع کا ہے۔

پس اے اراکین مجلس خدام الاحمدیہ! قادیان ہمارا مقدس مرکز ہے۔ اس میں آؤ بار بار آؤ خود آؤ دوسروں کو ساتھ لاؤ۔ اور اس کی برکات سے فیض حاصل کرو۔ کہ آج خدا تعالیٰ کی طرف سے...

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد نبوّت پر مدلّل گفتگو

اور

"جماعت اسلامی" کے اصول پر ایک بے لاگ تبصرہ

(۴)

(از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویرؔ وکیل سیالکوٹ)

اب میں آپ کے دوسرے سوال کو لیتا ہوں یعنی "غیر اسلامی حکومت سے تعاون" آپ نے انگریزی حکومت کو لادین اسٹیٹ کہا ہے۔ چلو میں مان لیتا ہوں۔ کہ ایسا ہی ہے۔ لیکن اسلام نے کہاں تعلیم دی ہے۔ کہ لادین اسٹیٹ میں بھی اگر خوبیاں ہوں۔ تو ان کو ہرگز تسلیم نہ کرو۔ اور ان خوبیوں میں اس کے ساتھ تعاون نہ کرو۔ اسلام نے کہاں تعلیم دی ہے۔ کہ اگر تم حکومت الٰہیہ قائم نہ کر سکو اور دنیا پر نہ صرف کوئی ایسا خطہ ہی ہو جہاں حکومت الٰہیہ قائم ہو۔ بلکہ اس لادین سٹیٹ کے علاوہ کوئی ایسی سرزمین سرے سے ہو ہی نہ جہاں ایسی حکومت قائم ہو۔ جو اس لادین اسٹیٹ کی خوبیوں کا مقابلہ بھی کر سکے۔ تو جب تک حکومت الٰہیہ یا اس سے اچھی حکومت نہ بن جائے۔ اسی کے قائم رکھنے کے لئے کوشش نہ کرو (نہ صرف تعاون سے بلکہ دعا سے) خاصکر اس حالت میں کہ کوئی بہتر حکومت بنتی نظر بھی نہ آتی ہو۔ جب سے انگریز دنیا میں اُٹھا ہے۔ اس وقت سے لیکر جو حکومتی ترقی یورپ نے کی اور جس ذلت و انحطاط میں مسلمان گرتا چلا گیا ہے۔ کیا اس کا ذمہ وار مرزا غلام احمد قادیانی ہیں بخدا غور تو فرمایئے مٹھی بھر انگریز ہندوستان میں تجارت کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ اور چند سالوں میں ہندوستان کے حاکم بن جاتے ہیں۔ جہاں غیرت مند مغل بیٹھا دن اور راجپوت بستے ہیں۔ کیا اس میں خدا کا ہاتھ کام کرتا ہوا آپ کو نظر نہیں آتا۔ آپ جو یہ عقیدہ بنا بیٹھے ہیں۔ کہ اب جو کچھ ہوتا ہے امر تکوینی سے ہی ہوتا ہے۔ اور خدا نے بس اخلاقی لٹو قرآن کریم کی صورت میں گھما دیا ہے۔ وہ گھومتا چلا جائیگا۔ اس بات کو شاید نہ سمجھ سکیں۔ کہ یہ جو کچھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ خدا کی براہِ راست دست اندازی سے ہوا ہے۔ یہ سزا ہے ان لوگوں کو جنہوں نے انسانوں کو ہمیشہ کے لئے اچھوت بنا دیا۔ یہ سزا ہے ان لوگوں کو جنہوں نے خدا کی خلافت کی بجائے شہنشاہیت کی۔ اور جہاد کے معنی قتل کفار اور قتل مرتد بنا لیا اور پھر یہ اس لئے تھا کہ خدا کے مسیح کو خدا کے رسول کو جو اسلام کے اس انحطاط کے زمانے میں ضرور پیدا ہونا تھا۔ ان بزدل سفاکوں سے محفوظ رکھا جائے۔ جنہوں نے اپنی خودغرضانہ سفاکیوں سے اسلام پر کلنک کا ٹیکہ لگا رکھا تھا۔ اور اب تک جبر فی الدین کے قائل چلے آتے ہیں۔ نبی کی ذات خدا تعالےٰ کو بڑی پیاری ہوتی ہے۔ وہ اس کو ہر طرح سے بچاتا ہے۔ تمام نبیوں کی زندگیوں کا مطالعہ کر کے دیکھ لو۔ خدا نے کیسے کیسے سامان پیدا کئے انکو بچانے کے تا آنکہ انہوں نے اپنا پورا پیغام دنیا کو پہنچا دیا۔ آپ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ آپ کا خدا تو قرآن کریم اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو بھیجکر اب فارغ ہو بیٹھا ہے۔ لیکن جو لوگ اب بھی خدا کو فعال اور زندہ اور کلام کرنے والا خدا مانتے ہیں۔ ان کو تو یہ تمام کاروبار سمجھ دار نہ معلوم ہوتا ہے۔ آیئے دیکھیں کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو اور آپ کی کمزور جماعت کو بچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے کیا کیا سامان پیدا کئے۔ اور کس طرح ان کو کفار سے محفوظ رکھا۔ تا آنکہ آپ نے اپنا پیغام پہنچا دیا۔

(۱) آپ نے ابوطالب کے دامنِ عاطفت میں پرورش پائی۔ ابوطالب نے مرتے وقت کہا تھا۔ "میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں"۔ اس بنا پر ابوطالب کے اسلام کے متعلق اختلاف ہے لیکن چونکہ بخاری کی روایت عموماً صحیح تر مانی جاتی ہے۔ اس لئے محدثین زیادہ تر ان کے کفر ہی کے قائل ہیں۔" (سیرۃ النبی مصنفہ شبلی جلد اول صفحہ ۱۸۱)

(۲) عبدالمطلب بھی کفر ہی میں فوت ہوئے تھے۔ شروع میں وہی آپ کے کفیل تھے۔

(۳) ہجرت حبشہ کے ضمن میں علامہ شبلی لکھتے ہیں:۔

"اس اثناء میں کسی دشمن نے نجاشی کے ملک پر حملہ کیا۔ نجاشی اس کے مقابلہ کے لئے خود گیا۔ صحابہ رضؓ نے مشورہ کیا۔ کہ ہم میں سے ایک شخص جائے۔ اور خبر بھیجتا رہے۔ کہ اگر ضرورت ہو۔ تو ہم بھی نجاشی کی مدد کے لئے آئیں۔ حضرت زبیر اگرچہ سب سے کم سن تھے۔ لیکن انہوں نے اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ مشک کے سہارے دریائے نیل تیر کر رزمگاہ میں پہنچے۔ ادھر صحابہ نجاشی کی فتح کے لئے خدا سے دعا مانگتے تھے۔ چند روز کے بعد زبیر واپس آئے۔ اور خوشخبری سنائی۔ کہ نجاشی کو خدا نے فتح دی۔ (سیرۃ النبی صفحہ ۱۷۵)

کیا نجاشی کی حکومت اسلامی تھی؟

(۴) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے طائف سے پھر کر چند روز نخلہ میں مقام کیا۔ پھر حرا میں تشریف لائے۔ اور مطعم بن عدی کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھکو اپنی حمایت میں لے سکتے ہو؟ عرب کا شعار تھا کہ جب کوئی ان سے طالب حمایت ہوتا۔ تو گو دشمن ہوتا۔ انکار نہیں کر سکتے تھے۔ مطعم نے یہ درخواست منظور کی۔ بیٹوں کو بلا کر کہا۔ کہ ہتھیار لگا کر حرم میں جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مکہ میں تشریف لائے۔ مطعم اونٹ پر سوار تھا۔ حرم کے پاس آیا تو پکارا کہ میں نے محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو پناہ دی ہے۔ آنحضرت حرم میں آئے۔ نماز ادا کی اور دولت خانہ کو واپس گئے۔ مطعم اور اس کے بیٹے آپ کو تلواروں کے سایہ میں لائے۔

مطعم نے کفر کی حالت میں غزوہ بدر سے پہلے وفات پائی۔ حضرت حسان جو دربار رسالت کے شاعر تھے۔ انہوں نے مرثیہ لکھا۔ زرقانی نے یہ مرثیہ غزوۂ بدر میں نقل کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مطعم کا یہ کام بے شبہ مدح کا مستحق تھا۔ لیکن آج کل کے مسلمان حضرت حسان اور زرقانی سے زیادہ شیفتہ اسلام ہیں۔ اس لئے معلوم نہیں۔ حضرت حسان کا یہ فعل آج بھی پسند کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟" (سیرت النبی صفحہ ۱۸۴)

ان چند مثالوں سے میں یہ نہیں دکھانا چاہتا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یا صحابہ نے کسی سے تعاون فی الکفر کیا تھا۔ بلکہ یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ لادین اسٹیٹ کے ساتھ بھی تعاون فی الخیر ہو سکتا ہے۔ اور یہ سب باتیں قرآن حکیم کے اس اصول کے ماتحت آتی ہیں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ اس اصول میں فرد و قوم یا مومن و کافر کا امتیاز نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اگر حکومت انگریزی سے تعاون کیا تو اسی بناء پر۔ اس کے قیام کے لئے دعائیں کیں۔ تو اسی بناء پر۔ وہ لادین حکومت ہی سہی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی لادینی معاملہ میں نہ تو خود حکومت سے تعاون کیا ہے۔ اور نہ انہوں نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے صاف اور بڑے زور سے یہ کہا ہی نہیں۔ بلکہ ثابت کیا ہے۔ کہ یورپین اقوام ہی دجال ہیں۔ انگریز اور روس ہی یاجوج اور ماجوج ہیں۔ جو آخری زمانے میں خروج کرنے والے تھے۔ انہی سے لیکر اقبال نے بھی کہا ہے۔ ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

تاں اللہ تعالےٰ نے یہ حکمت کی کہ دجال اور یاجوج ماجوج کی حکومت میں ایک ایسا پہلو بھی رکھ دیا کہ ان کو آخر ہلاک کرنے والا مسیح موعود اپنا پیغام دنیا کو پہنچا سکے۔ جس طرح فرعون کے گھر میں حضرت موسیٰ نے پرورش پائی تھی۔ اس دجالی فتنہ میں انگریز ہی ایک ایسا جز ہے جو مسیح کی پرورش کے لئے موزوں ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے یہ مقدر کیا ہے۔ کہ جب تک احمدیت یا حقیقی اسلام دنیا میں فائق نہ ہو جائے۔ انگریز کا دنیا پر اثر رہے گا۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ پچھلی ہر دو عالمگیر لڑائیوں میں انگریز کس کمزوری کی حالت میں شامل ہوا۔ اور پھر بھی فتحیاب رہا۔ اس لئے ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا کا کلام ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہم باطل کو دنیا سے مٹا کر چھوڑیں گے۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ خود خدا نے مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانے کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اسی نے مسیح موعود کو اور ہم کو اس عظیم الشان کام کے لئے مامور کیا ہے۔ حکومت انگریزی سے تعاون یا اس کے احسانوں کی وجہ سے اس کے لئے دعائیں کریں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ہے۔ جس طرح کہ مطعم بن عدی کا رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو پناہ دینا۔ یا حبشہ میں صحابہ کرام کی ہجرت۔ ؎

ہمارے پاس مسیحا تمہارے پاس ہے کیا
تمہیں ہراس اجل ہے ہمیں ہراس ہے کیا

295

بہائیوں کی خیانت

جس طرح بہائی اور عیسائی عقائد کے لحاظ سے آپس میں مشابہت رکھتے ہیں۔ اسی طرح بہائیوں نے عیسائیت کے نقش قدم پر چلنے کی خوب کوشش کی ہے۔ مثلاً عیسائی لوگ تحریف بائیبل میں کمال رکھتے ہیں جب کبھی وہ کسی اعتراض کے شکنجہ میں آتے ہیں تو فوراً اگلے ایڈیشن میں اس آیت کو بدل دیتے یا بالکل ہی نکال دیتے ہیں۔ گویا بائیبل خدا کی کتاب نہیں بلکہ ان کی تصنیف ہے کہ جو چاہا اس میں رکھا۔ اور جو چاہا بدل دیا یا نکال دیا۔ یہی حال بہائیوں کا ہے البتہ عیسائی اپنی الہامی کتاب لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں مگر بہائی اسے چھپاتے ہیں اور اسے لوگوں کے سامنے پیش کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ الہامی کتاب کے علاوہ دوسری کتابیں بھی لوگوں کو دکھانے سے کتراتے ہیں اور تہران میں چھپی ہر نئے ایڈیشنوں میں قطع و برید کر کے اپنے مذہب کی کمزوری اور بطالت کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں ذیل میں اس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے

بہائی لوگ شریعت اسلام کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اور بہاء اللہ کی شریعت کو جاری وساری اور قابل عمل کہتے ہیں۔ اس دعویٰ کے ابطال میں احمدی علماء نے یہ بات پیش کی تھی کہ اگر واقعی شریعت اسلامیہ ناقابل عمل اور منسوخ تھی تو کیا وجہ ہے خود عبدالبہا اسلامی نماز پڑھتے رہے جیسا کہ عصر جدید انگریزی میں لکھا ہے

On friday November 25, 1921 He Attended The noonday prayer at The Mosque in Haifa

(عصر جدید انگریزی صـ۸۳)

یعنے عبدالبہا ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء کو مسجد حیفا میں جمعہ کی نماز میں شامل ہوئے۔ اس اعتراض سے بچنے کے لئے عصر جدید اردو میں جو دراصل عصر جدید انگریزی کا ترجمہ ہے۔ عباس علی بٹ بی اے نے منصوبہ ریویونگ کمیٹی محفل ملی بہائیان ہندو برما اس فقرہ کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ "۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء کو جمعہ کے دن دوپہر کو آپ مسجد حیفا کو گئے" (عصر جدید اردو صـ۹۳ مطبوعہ ۱۹۲۵ء باردوم)

حالانکہ عصر جدید عربی کی بھی عبارت حسب ذیل ہے۔ "ففی یوم الجمعة ۲۵ نومبر سنة ۱۹۲۱ شہد صلوٰة الجمعة فی مسجد حیفا (عصر جدید عربی صـ۷۷)

یعنی جمعہ کے دن ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء کو عبدالبہا نے مسجد حیفا میں نماز جمعہ پڑھی۔ ناظرین غور فرمائیں کہ عصر جدید انگریزی جو اصل کتاب ہے۔ اس کی عبارت کو کس طرح ہندوستان کے بہائیوں نے حقیقت کو چھپانے کی غرض سے بدل دیا۔ تاکہ پڑھنے والوں پر یہ ظاہر نہ ہو کہ عبدالبہا مسلمانوں کے ساتھ اپنے باپ کی شریعت کو چھوڑ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ مگر اصل کتاب نے اور ترجمہ عربی نے اس داؤ کو چلنے نہیں دیا۔ اور بہائیوں کی کمینی کی خیانت کو ظاہر کر دیا۔

خاکسار صدرالدین واقف زندگی۔

ضرورت

صیغہ ریویو آف ریلیجنز میں ایک نائب ایڈیٹر۔ ایک کلرک اور ایک ٹائپسٹ کی فوری ضرورت ہے۔ نائب ایڈیٹر کے لئے انگریزی کا گریجویٹ ہونا اور انگریزی مضمون نویسی کا ماہر ہونا لازمی ہے۔ تنخواہ ۸۰-۵-۱۰۰ علاوہ قحط الاؤنس ہوگی۔ کلرک اور ٹائپسٹ کی تنخواہ ۳۰-۲-۵۰ اور قحط الاؤنس ادارہ کے اس کے علاوہ ہوگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں فوراً بھیج دیں۔

مینجر ریویو آف ریلیجنز۔ قادیان۔

ہندوستان نے جنگ سے کیا کمایا؟

یہ واقعہ ہے کہ گذشتہ جنگ سے قبل یورپین ملکوں اور قوموں کے سامنے ہندوستان کی اقتصادی حالت بے حد حقیر تھی۔ یوں سمجھئے کہ گویا برلا اور ٹاٹا کے سامنے ایک مزدور کھڑا ہے۔ جس طرح امیروں اور رئیسوں کی مجلس میں ایک کنگال آدمی کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اسی طرح ہندوستانی لوگ جاپان۔ امریکہ فرانس اور اٹلی کی مجلس میں نہایت حقیر بے وقعت اور بے حیثیت سمجھے جاتے تھے لیکن اب جنگ کے چند سالوں نے ان حالات کی بالکل کایا پلٹ دی ہے۔ ہندوستان کی افسردگی ختم ہو گئی ہے۔ جنگ کی ضرورتوں نے ہندوستانی صنعتوں کو نیا جنم دے دیا ہے۔ ہندوستان جب جنگ میں داخل ہوا تو وہ ایک غریب۔ مفلوک۔ بیکار اور مقروض ملک تھا۔ جب وہ جنگ سے باہر آیا تو وہ طاقتور۔ اور قرض خواہ تھا اور خزانوں سے لدا ہوا۔

جنگ سے پہلے ہندوستان۔ برطانیہ کا ۳۵۰ ملین پونڈ کا مقروض تھا جس کے معاوضہ میں اسے ۱۳ ملین پونڈ سود ہر سال ادا کرنا پڑتا تھا اب ہندوستان برطانیہ کا مقروض نہیں بلکہ بہت بڑا قرضخواہ ہے۔ انگلستان نے عرصہ جنگ میں ہندوستان سے تیرہ ارب ۵۰ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے کا مال خریدا تھا۔ اور اب یہی رقم انگلستان پر قرض ہے

۱۹۱۴ء میں ہندوستان نے اپنی اشیائے درآمد کا ۶۴ فیصدی حصہ انگلستان سے خریدا تھا۔ ۱۹۳۶ء میں صرف ۳۹ فیصدی خریدا۔ اب اپنی ضرورت کی صرف ۲۱ فی صدی چیزیں انگلستان سے خریدتا ہے۔ اور باقی ماندہ ضرورتیں خود پوری کر لیتا ہے۔ آپ ہندوستان کی ترقی کا اندازہ اس سے کیجئے کہ دس سال پیشتر یہاں کپڑے کے کارخانے ۳۴۰ تھے مگر اب ۳۸۰ ہیں۔

حکومت کا بیان ہے کہ ہندوستان میں کاغذ بنانے کے لئے ۲۰ ملیں کام کر رہی ہیں۔ اور ۱۹۴۲ء میں انہیں ایک کروڑ روپیہ نفع ہوا ہے۔ چاول صاف کرنے کے یہاں ۱۲۳۴ کارخانے ہیں۔ اور زمانہ جنگ میں ان کارخانوں نے بھی کروڑوں روپیہ نفع کمایا ہے۔ بمبئی کے کپڑے کے ۷۱ کارخانوں کو ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۴ء تک جو نفع ہوا اس کے اعداد وشمار حیرت انگیز ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

سال	رقم منافع	اضافہ سرمایہ بحساب فیصدی
۱۹۳۹ء	۷۱ لاکھ	
۱۹۴۰ء	۱۲۹ ½ لاکھ	۸۷ فیصدی
۱۹۴۱ء	۷۰۳ ½ لاکھ	۹۹۳ "
۱۹۴۲ء	۱۸۸۵ لاکھ	۲۶۲۶ "
۱۹۴۳ء	۳۷۵۰ لاکھ	۵۲۸۰ "
۱۹۴۴ء	۲۶۹۰ لاکھ	۳۷۹۱ "

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنوری ۱۹۴۳ء میں جس کارخانے کی قیمت ایک لاکھ روپے تھی۔ دسمبر ۱۹۴۶ء میں اس کی قیمت دس ہزار کروڑ سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

ان اعداد سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اقتصادی حیثیت سے ہندوستان نے اگرچہ اس جنگ سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا۔ تاہم اس چھ سات سال کے عرصے میں ہندوستان کی حرفتوں اور کارخانوں کو جنگ سے بہت کچھ فائدہ پہنچا۔ اور اگر جنگ کے بعد بھی اس ترقی سے فائدہ اٹھایا گیا۔ تو ہندوستان کی اقتصادی حالت قبل از جنگ کی حالت سے بدرجہا بہتر ہو جائے گی۔

(ماخوذ از روزنامہ حقیقت لکھنؤ)

(الفضل) صنعتی اور اقتصادی لحاظ سے ملک کے اس قدر ترقی کر جانے کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہندوستانی زیادہ سہولت اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے۔ اور لوگوں کا خیال بھی یہی تھا کہ جنگ ختم ہونے کے بعد زندگی قدرے اطمینان اور راحت سے گذرے گی مگر ہوا یہ کہ وہ زندگی اور بھی دو بھر ہو گئی ہے۔ لوگوں کی [illegible]

نظارتوں کے اعلانات

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کو جماعت احمدیہ کلکتہ کا ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ احباب متعلقہ نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

(۲) بوجہ ڈاک خانہ کے ملازمین کی سٹرائیک کے چندہ جات صدر انجمن احمدیہ بذریعہ بیمہ یا منی آرڈر نہیں آ سکتے۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر ہو سکے۔ تو دیگر بنکوں کے کراس چیک یا صیغہ امانت کے چیک اور ڈرافٹ کے ذریعہ چندے وغیرہ بھیجنے کی کوشش کی جائے (محاسب۔ افسر الخراج صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(۳) محکمہ ڈاکخانہ میں ہڑتال کی وجہ سے صوبجات سندھ۔ بلوچستان۔ یو پی۔ آسام سرحد کے سوائے باقی ہندوستان کے صوبجات میں ترسیل بیمہ جات رجسٹرڈ چٹھیات۔ منی آرڈر بند ہے۔ لہذا تمام حساب داران امانت ذاتی کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس عدم تعمیل کے لئے ہمیں معذور سمجھکر ہڑتال کھلنے تک انتظار فرمادیں۔ ہڑتال کھلنے پر ان کے آرڈر کی فوری تعمیل کی جاوے گی (افسر الخراج صیغہ امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(۴) ملک نواب خان صاحب ڈسپنسر دالبندین ضلع بلوچستان کا موجودہ پتہ نظارت ہذا کو درکار ہے۔ (ناظر بیت المال)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۵ جولائی۔ جرمنی کی ایک کمپنی ہندوستان کے لئے مشینوں کے پرزے اور متعلقہ سامان بطور حرجانہ مہیا کرے گی

نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کے سیکرٹریٹ سٹاف پر گیارہ لاکھ۔ الاؤنسوں پر ۳۵ لاکھ اور لائبریری پر پانچ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

لکھنؤ ۲۴ جولائی۔ یو۔پی کے وزراء کے سکونتی مکانات کی حفاظت کے لئے مسلح پولیس کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس غرض کے لئے پولیس کی خصوصی جمعیت کا تقرر منظور کیا گیا ہے۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ اس سال ایم۔ اے [illegible] گورنمنٹ کالج کے طالبعلم مرزا رفیق عنایت پنجاب بھر میں اول رہے ہیں۔ آپ مرزا عنایت اللہ بیگ صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی کے صاحبزادے اور مرزا محمد ابو سعید صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ پولیس کے برادر کوچک ہیں۔

حیدر آباد دکن ۲۴ جولائی۔ حضور نظام کے شاہی فرمان کے مطابق ریاست کی نئی لیجسلیٹو اسمبلی کا قیام عمل میں آنے والا ہے۔ اس میں منتخب ارکان کی تعداد ۷۶ اور نامزد ارکان کی تعداد ۳۴ ہوگی۔ ۵۸ ہندو اور ۵۸ مسلم۔ ایک پارسی اور دو عیسائی ممبر ہوں گے۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ حکومت پنجاب نے اناج کی ذخیرہ اندوزی اور چور منڈی کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کے ضمن میں صوبہ کی [illegible] ریاستوں کی سرحدوں پر پولیس کی [illegible] جائیں گی۔ تاکہ یہ اناج ریاستوں میں چوری چھپے برآمد ہوتا ہے وہ بند ہو جائے۔

بمبئی ۲۵ جولائی۔ دکن کی ریاستوں کے [illegible] مزدوری اجلاس عنقریب منعقد ہو رہا ہے جس میں ان ریاستوں کی ایک یونین بنانے کی تجویز پر غور کیا جائیگا۔ مسٹر گنگا دھر راؤ دیو اجلاس کی صدارت اور سردار پٹیل افتتاح کریں گے۔

کولمبو ۲۵ جولائی۔ لنکا کے ہندوستانی مزدوروں کی شکایات کے سلسلے میں کانگرس کی مقرر کردہ سب کمیٹی کے دو ممبروں نے آج ایک بیان میں لنکا کی حکومت سے اپیل کی کہ پنڈت نہرو اور راجگو پال اچاریہ کی آمد تک ہندوستانی مزدوروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ملتوی کر دی جائے۔ یہ ہر دو لیڈر اگلے ماہ لنکا کا دورہ کرنے والے ہیں۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ محکمہ ڈاک و تار کی ہڑتال کے سلسلے میں دہلی اور بمبئی میں لیبر لیڈروں اور حکومت کے ذمہ وار افسروں کے درمیان سمجھوتہ کی کوشش ہو رہی ہے چنانچہ دیوان چمن لال نے محکمہ ڈاک و تار کے ممبر اور سیکرٹری سے دیر تک ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد آپ نے ایک بیان میں کہا کہ ہم اپنے مطالبات کے سلسلے میں ایک میمورنڈم تیار کر رہے ہیں جب تک سمجھوتہ کی کوشش جاری ہے آل انڈیا پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف فیڈریشن کی کسی برانچ کو کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ ہڑتال کا التوا سردار پٹیل اور مولانا آزاد کی تحریک پر کیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۵ جولائی۔ پوسٹ مین اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین کی سٹرائیک کمیٹی دن بھر کے اجلاس کے باوجود کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکی

احمد آباد ۲۵ جولائی۔ احمد آباد میں امن قائم ہو گیا ہے۔ چنانچہ بازار کھل رہے ہیں۔ اور کرفیو آرڈر کی پابندی نرم کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۲۵ جولائی۔ امید ہے کہ چند دنوں تک گیہوں کا ایک اور جہاز امریکہ سے ہندوستان پہنچ جائیگا۔

نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ دستور ساز اسمبلی کے سب صوبائی نتائج منظر عام پر آگئے ہیں۔ مسلمانوں کی ۹۴ فیصدی نشستیں مسلم لیگ نے اور جنرل نشستیں اسی فیصدی سے زیادہ کانگرس نے حاصل کی ہیں۔ سکھوں کی چار نشستیں تا حال خالی ہیں۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ سونا ۹۶ روپے۔ چاندی ۱۶۵ روپے۔ پونڈ ۶۶ روپے

سونا امرتسر ۹۹ روپے ۴ر۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشہور روسی سائنسدان الیگزینڈر ۶۴ برس کی عمر میں وفات پا گیا۔ ایک ماہ گذرا ہے۔ کہ اس شخص نے ایک ایسا انجکشن تیار کرنے کا دعوی کیا تھا۔ جس سے انسان ڈیڑھ سو سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔

بمبئی ۲۴ جولائی۔ مسلم لیگ کی طرف سے بھی دستور ساز اسمبلی کے سلسلہ میں مشورہ دینے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی بنائی جا رہی ہے۔ سر عبد الرحیم اس کے صدر ہوں گے

لائلپور ۲۴ جولائی۔ گندم دڑہ ۱۰/۱ تا ۹/۱۴ فارم ۹/۱۲ گڑ ۲۰/ تا ۲۲/ شکر ۲۳/ تا ۲۵/ گھی دیسی ۱۷۵/-/-

راولپنڈی ۲۴ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو راولپنڈی کے فضائی اڈہ سے بذریعہ کار مری روانہ ہوئے۔ اور رات کے ساڑھے نو بجے وہاں پہنچ گئے۔ پولیس نے راستہ میں کوئی مزاحمت نہیں کی

بمبئی ۲۵ جولائی۔ آل انڈیا پوسٹمین اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین کی ہڑتال کمیٹی کا جلسہ آج شروع ہو گیا۔ اس میں ہڑتال ختم کرنے کے متعلق قطعی فیصلہ کیا جائیگا۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ آل انڈیا پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف فیڈریشن کی جنرل کونسل نے مجوزہ ہڑتال کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ اسے دس دن تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس عرصہ میں ذمہ وار حکام سے دوستانہ فضا میں گفت و شنید کی جائے گی۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ حکومت ہند کے محکمہ ڈاک و تار کے ممبر نے ایک تقریر میں بتایا۔ ثالثوں نے ملازمین کے لئے جس قدر مراعات کی سفارش کی ہے۔ حکومت اس سے زیادہ کوئی مطالبہ تسلیم نہیں کرے گی۔

واشنگٹن ۲۵ جولائی۔ آج بیکنی کے علاقہ میں پانی کے نیچے اٹیم بم گرانے کا تجربہ کیا گیا۔ پانچ میل کے رقبہ میں پانی کا بہاؤ بلند ہونا شروع ہو گیا۔ بیس سیکنڈ کے بعد ایک بہت بڑا شعلہ نمودار ہوا جو چار ہزار فٹ کی بلندی پر جا پہنچا۔ اس وقت تک تین جہازوں کے ڈوبنے کی اطلاع ملی ہے

واشنگٹن ۲۵ جولائی۔ امریکہ کا غیر سرکاری غذائی مشن تیس ہزار میل کا دورہ کرنے کے بعد واپس امریکہ پہنچ گیا۔ مشن آج اپنی رپورٹ پیش کر دے گا۔